مین اپنی رعایت کی۔ کہ الضالین سے پکارا گیا۔ اور ان کو دنیا مین بادشاہ بنا دیا۔ یہ تو بیرونی کتاب مقدس کا نشان ہے۔ اب میرے معزز مسلمان بھائی خیال کرین۔ کہ اول گروہ اس کتاب کو ان کی الہامی کتاب کی تحقیر نے انھین کہان تک پستی مین گرا دیا۔ اور دوسرے گروہ کو ان کی الہامی کتاب کی تعظیم نے کہان تک عزت اور رتبہ بخشا۔ کیون نہ ہو۔ الہامی کتاب ہونے کی بھی قابل قدر گواہی ہے۔ کیونکہ یہ فطرتی بات ہے کہ انسان اپنی بولی ہوئی بات کا پابند ہوتا ہے۔ اور اس کے ماننے والے کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا اور عزیز رکھتا ہے۔ بلکہ جو اس کے قول کی عزت کرے۔ گو عمل مین کاہل ہی کیون نہ ہو۔ تو بھی وہ اسکو ایسا برا معلوم نہ ہوگا۔ جیسا کہ وہ جو نہ ماننے والا اور نہ عمل کرنے والا ہے۔ پس انسان جو خدا ای ذات کا ایک مظہر ہے۔ تو پھر کیا وہ رحمٰن رحیم یہ صفت نہ رکھتا ہوگا۔ فتفکروا۔

اب یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ آلہی کتاب کی تعظیم موجب عزت اور حکومت دارینی ہے۔ وہ قومین جنھون نے آلہی کتاب کی عزت کی دین و دنیا مین مفلح ہوئین۔ برخلاف اس کے جنھون نے آلہی کتاب کی تحقیر کی۔ وہ موجب عذاب کونین ٹھہرے۔ کیا اب یہ نہین کہا جا سکتا۔ کہ مسلمانون پر بھی جو یہ ادبار کی گھٹائین چھا رہی ہین۔ یہ صرف آلہی کتاب سے بے توجہی کا نتیجہ ہے۔ چونکہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ مسلمان عمل تو درکنار اس کی ظاہری حرمت کو بھی ملحوظ نہین رکھتے۔ تعجب ہے کہ وہ زبردست باعزت کلام جس کے بارے مین

"لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل لرأیتہ خاشعاً
متصدعاً من خشیۃ اللہ"

کی صدا بلند ہو رہی ہے۔ کیا وہ اپنی اس بےحرمتی کا کوئی نتیجہ دنیا پر ظاہر نہ کرے گی۔ ضرور کریگی۔ یہ تو وہ مقدس کلام ہے۔ جس کے پڑھنے سے روحانی اور جسمانی خرابیان دور ہو جاتی ہین عربون کے بدوون پر نظر دوڑا کر دیکھ لو۔ صرف اس پاک کلام کی وجہ سے وہ اجڈ اور اجہل من الناس مومن بن گئے۔ جہان ۳۶۵ بتون کی پوجا ہوتی تھین وہان توحید کا چشمہ پھوٹنے لگا۔ دنیا مین کوئی ایسی کتاب نہین۔ جو قرآن شریف کے مقابل مین آسکے۔ وید مقدس جن کی پکار آریہ سماج پکار رہی ہے۔ اس کا پہلا منتر یہ ہے۔

"اگنی میڑے پروہتم"

یعنی آگ ہمارا خدا ہے۔ پھر انجیل مقدس کو اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ جو فلان ابن فلان کی گردان سے شروع ہوتی ہے۔

بدھ عارف نے ویدون کی نسبت گواہی دی ہے کہ ان مین بھولے بھٹکے بھی آلہی گیان کی تعلیم کا ذکر نہین کیا گیا۔ وام مارگی مت نے جس کے عقائد کی تشریح کرتے ہوئے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔ اس اخبث فرقہ نے بھی ویدون کی چھاتی سے دودھ پیا۔ وہ اپنے ہر ایک فسق و فجور کی سند ویدون سے لاتے رہے۔ شنکر اچاریہ جو ویدون کا بے نظیر مفسر مانا جاتا ہے اس نے خود خدا ہونے کا دعوے کیا۔ تینتیس کروڑ دیوتاؤن کی پوجا اس وید مقدس نے کروائی۔ غرضیکہ مین اس کی خوبیان کہان تک گنتا چلا جاؤن۔

مگر قرآن شریف کو دیکھ لیجئے جسمین توحید کا سمندر ٹھاٹھین مار رہا ہے۔ اس کی ادنے توجہ نے عرب کے بدوون کو حیوان سے انسان بنا دیا۔ آتش پرستون کے آتشکدے ہمیشہ کے لئے سرد کر کے توحید کی لگن لگا دی۔ گرجون مین گھنٹون کی مکروہ آواز کے بدلے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کر دیا تینتیس کروڑ بتون سے نجات دلا کر ایک رام نام کی لگن لگا دی۔

اے مسلمان بھائیو! تو پھر یہ کیا ہم پر واجب تھا کہ ہم ایسی بے نظیر کتاب کو ایسی لاپروائی سے دیکھتے۔ ہائے ادیان غیر تو مخلوق کے کلام کو جزدانون پہ رکھین۔ خوبصورت رومال جن سے عطر کی لپٹین تمام مکان کو مہکا دین۔ لپیٹ کر رکھین۔ مگر اس خالق کل اور احکم الحاکمین کے کلام کو یونہی گٹھڑ نور مین باندھا جاوے۔ کیا اپنی کتاب کی بےعزتی کرنے والی قوم وہ وقعت بھی پا سکتی ہے۔ کہ اس مالک الکتاب کے سامنے تعظیم و تکریم حاصل کرے۔

وائے افسوس! بعض مسلمان تو قرآن کریم کو صرف اس واسطے خریدتے ہین۔ کہ جھوٹی مقدمہ بازی مین اپنی راستی کا اسے گواہ بنائین۔ اور اس مجازی حاکم کے روبرو یہ ثابت کر دکھلائین۔ کہ مین قرآن شریف کے ماننے والا ہون۔ آہ! اگر ہم اپنے گریبان مین منہ ڈالکر دیکھین۔ تو ہم کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ یہ کس قدر بےعزتی قرآن شریف کی ہے۔ کیا کوئی پسند کر سکتا ہے کہ اپنے دلی دشمن کے ساتھ اپنا اتحاد ظاہر کرے۔ حقیقت مین وہ شخص تو یہ کر رہا ہے۔ کہ قرآن شریف بحالت مجسم ہونے کے ایک میرا گواہ ہے کہ (نعوذ باللہ) میری دروغ بیانی کی تصدیق کر رہا ہے۔ لیکن قرآن شریف سے پوچھو۔ تو وہ کہیگا

"لعنت اللہ علے الکاذبین"

اے میری پیاری کتاب تیرے نور نے اس وقت دنیا کو منور کیا۔ جبکہ تمام دنیا ظلمتکدہ ہو رہی تھی جب وام مارگی مت ایسے زورون پر تھا۔ کہ ہندوستان اور عرب کے لوگ اپنی بدکاریون اور سیاہ کاریون مین اس قدر تجاوز کئے ہوئے تھے۔ کہ ماں اور بہن سے بھی دریغ نہ کرتے تھے۔ تاریکیون اور فسق و فجور سے دنیا تیرہ و تار ہو رہی تھی بجز سیاہی کفر اور شرک کے اور کچھ نظر آتا ہی نہ تھا۔ مگر تیرے نور نے ایسا اجالا کیا۔ کہ سینکڑون سال کے روحانی اندھون کو ایسی بینائی بخشی۔ کہ مسیح کا جسمانی اندھا نور کو دنیا مین بھول گیا۔

اے کان دلربائی وانم کہ از کجائی
تو نور آن خدائی کین خلق آفریدہ

اے مقدس کتاب تیری ہدایت اور شعار کیا

اور نمرود جو خدائی کا دعوے دار تھے۔ کہاں ہے ہرناکش جو خود ایشور کا دم بھرتا تھا۔ کیا پرانے ٹیلے اور سنسان کھنڈرات اس بات کی کافی گواہی نہیں دیتے۔ کہ یہ لوگ بھی کبھی فرعونی ومانع اور عادی شوری عبادات جن کے لئے سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المجرمین کا حکم ہے) کے عادی ہوں گے۔ جن کو خدائی قہر نے یہ جہادی رنگ پہنایا۔ کہ آج ان کا کوئی نام لیوا بھی نہیں۔ یہ عبرت انگیز واقعات ضرور ان دلوں پر اس کی ہیبت اور سطوت بٹھلاتی ہیں۔ جن کی طبیعت میں غور و تدبر کا مادہ رکھا ہوا ہے۔ اور میں یہ کہتا ہوں۔ کہ کوئی چیز بھی دنیا میں ایسی نہیں پاؤ گے۔ جو اپنے اندر لکھے ہوئے میں اس بات کی شاہد نہ ہو۔ کہ میرا صانع کیسی زبردست قوت رکھتا ہے۔ کہ میرا کوئی بھی جزو بدن اس بات کا مقتضی ہو۔ کہ اس میں فلاں نقص ہے۔ فارجع البصر ہل تری من فطور۔ اس اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت کے سامنے آسمان جھک رہا ہے اور زمین دبکی ہوئی اور ستارے طواف کر رہے اور بہ ملائک سبوح قدوس کے گیت گا رہے ہیں اور مارے ڈر کے لایعصون لامر اللہ اپنے فرائض کو کما حقہ ادا کر رہے ہیں۔ مگر ہائے انسان کیسا کٹھور دل ہے۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ کیسا ناعاقبت اندیش ہے۔ انسان کہ خدا نے .. .. اشرف المخلوقات بنا کر تمام بحر و بر پہ .. .. حکمران بنا دیا۔ مگر یہ ایسا کرتے گھمن اور شقی القلب ہے۔ کہ تو لاکی عزت کے سامنے اپنے سر کو ذرا بھی نہیں جھکاتا۔

یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جس قدر کسی کی عظمت دل میں جاگزین ہوتی ہے۔ اسی قدر اس کا کلام ملحوظ خاطر ہوتا ہے۔ دور کیوں جائیے۔ گورنمنٹی پروانہ اور ایک کسی مخلص دوست کا خط لو۔ نوشت و خواند اور کاغذ میں برابر ہوں گے۔ پھر کیا باعث ہے۔ کہ پروانہ بحفاظت تمام مع تاریخ وغیرہ تلاش کر کے پاکٹ بک میں درج کیا جاتا ہے۔ مگر بے چارہ دوست خواہ کیسا ہی تاکیدی خط تاریخ وغیرہ کی حاضری اور مشکوری ظاہر کرے۔ مگر اچھا دیکھا جائیگا۔ کہہ کر اپنا دامن چھڑا لیا جاتا ہے۔ مگر وہاں جناب عالی حکم حضور سے اطلاع پائی۔ کہ فدوی مقررہ تاریخ پہ حاضر عدالت ہو جاوے گا۔ لکھا جاتا ہے۔ اب دونوں کو دیکھا جاوے۔ مگر دوسرے کو اچھا دیکھا جاویگا۔ کہہ کر ٹالدیا جاتا ہے۔ اگرچہ شکل و شباہت میں دونوں کا غذ یکسان تھے۔ لیکن پروانہ کے اندر ایک طاقت درپردہ تھی۔ جس کی عظمت نے اس پر ایسا اثر کیا۔ کہ حاضر عدالت لکھا دیا۔ اور اس رقعہ میں وہ طاقت معظم نہ تھی۔ جو اس کو مجبور کرتی۔ کیونکہ پروانے کی عدول حکمی یا عدم توجہی کا لازمی نتیجہ تھا۔ کہ قیدخانہ میں ڈلواتی یا ڈگری بول دی جاتی۔ لیکن اس دوست کے خط میں یہ خوف بالکل نہ تھا۔ اس لئے اس کی پرواہ تک بھی نہ کی۔

میرے دوستو! اسی طرح شاہی عزت و حکومت رعیت کے امن کے واسطے اسی حالت میں ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اس کے مقررہ قوانین اپنے حرز جان بناویں تاکہ اس کے سایۂ عاطفت میں آرام سے زندگی بسر کریں۔ ورنہ بصورت عدم قبولیت فرمان شاہی ضرور ہے۔ کہ وہ شاہانہ عتاب سے معتوب کئے جاویں اور یقیناً وہ اپنی زندگی بھر اس بادشاہ کے ملک میں رہ کر کبھی بھی اپنی چین کی زندگی بسر نہ کر سکیں گے۔ گاؤں میں ایک نمبردار سے مخالفت کر کے ایک آدمی سکھی نہیں رہ سکتا۔ چہ جائیکہ بادشاہ کے ساتھ۔ جس کے دربار میں وہ نمبردار جوتیوں میں ہاتھ باندھے کھڑا ہو۔ قدیم لوگوں کی مثالیں اور ان کا طرز عمل پکار پکار کر اس بات کی دوہائی دے رہا ہے۔ کہ:۔

من نہ کردم شما حذر بکنید۔

اب یہودیوں کی عدول حکمی کا نتیجہ اور اپنی کتاب کی بے عزتی کا صلہ (جو کتاب ان کو قانونی طور پر ان کی بہتری کی راہ بتلا رہی تھی۔ اور ان کو ہر طرح کی ذلت سے بچانے کے لئے دی گئی تھی۔) کو ذرا غور سے ملاحظہ کیجئے۔ یہ کہانیاں نہیں۔ بلکہ عبرتناک سبق ہے۔ اب یہودیوں کو نظر عبرت سے دیکھو۔ کہ ان سے کوئی بھی بوجہ دباؤ لبغضب علیٰ غضب کے اس ہستی کی سرزمین میں اپنی عزت کا نشان قائم نہیں رکھ سکتا۔ اور ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کا فرد جرم ان پر لگ چکا ہے۔ کیا یہ ان کی حالت مقدس کتاب کی بے عزتی کرنے کا نتیجہ نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ ہائے کیا غضب الٰہی کا نظارہ دیکھ کر رونگٹے کھڑے نہیں ہوتے۔ بدن کو لرزہ نہیں چھڑتا۔ پیارو! خدا کی پناہ مانگو ایسے بھیانک نظارہ سے اور عزت کرو اس پیاری کتاب کی جس میں لاریب فیہ کا سارٹیفکیٹ ہے اسکی تلاوت کرکے دین و دنیا میں مظفر و منصور ہو کیونکہ ہماری دعا یہی ہے۔

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ

مگر بغیر قرآن شریف کی تلاوت کے ظفر و نصرت کا منہ دیکھنا نہ ملے گا۔ سو پیارو! آؤ دنیا کے کندوں کو بالائے طاق رکھو۔ اور اس پیاری کتاب کے زرین اصولوں کو پڑھ کر لوہے سے کندن بن جاؤ۔ کیونکہ قرآن شریف پارس ہے۔ جس میں لوہے کو کندن بنا دینے کی شکتی موجود ہے۔ کیا تم نہیں جانتے۔ ہزاروں ڈاکو چور اور لٹیرے قرآن شریف کی تابع آ کر غوث و قطب بن گئے۔ مبارک ہے وہ جو خداوند تعالیٰ کے پروانہ کو بار بار پڑھتے ہیں۔ اب مجھے عیسائیوں کی حالت پر بھی افسوس آتا ہے۔ اور ڈر لگتا ہے۔ کہ ہائے کہیں ایسا نہ ہو جاوے۔ کہ یہ بھی کوئی خطاب اس لاڈ بالی کے دربار سے حاصل کر لیں۔ ہاں میں اتنا کہے بغیر نہیں رک سکتا۔ کہ انھوں نے اندرونی حصہ کتاب میں تو بہت کچھ بے باکی سے کام لیا ہے۔ لیکن بیرونی طور پر ان کی عزت اور حرمت میں کسی قسم کا نقص نہیں آنے دیا۔ بلکہ وہ انجیل مقدس کا نام سنتے ہی سر جھکاتے اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جس پر ان کے خطاب

کون ایسا آدمی ہوگا۔ جو اپنے بزرگوں کی آزاری روا رکھے۔ خدا ہمارے ہندو دوستوں کو سمجھ دیوے کہ وہ تناسخ پر چل کر نسوشل انتظام میں عمدہ سے عمدہ نظائر پیش کر کے پریم کا بیج بوئیں۔

گورو گوبند سنگھ جی اور اسلام ازم

پھر پرکاش کے اسی ایشو میں لالہ دینا ناتھ جی ایڈیٹر ہندوستان سوامی دیانند اور گورو گوبند سنگھ جی کا ہیڈنگ دیکر اس طرح خامہ فرسائی کرتے ہیں۔ کہ گورو گوبند سنگھ کا جنم نعوذ باللہ اسلام کی دشمنی ... کے لئے تھا۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ سکھ لوگ ہم سے دور بھاگتے ہیں۔ مجھے ہمیشہ حیرانی ہوا کرتی ہے۔ کہ وہ لوگ جنھیں مذہبی دنیا سے ذرا بھی مس نہیں۔ وہ کس بتے پر مذہبی امور پر اپنا قلم اٹھاتے ہیں۔ لالہ دینا ناتھ ایڈیٹر ہندوستان جس بیچارے نے پالیٹکس کی مضمون نویسی کے علاوہ کبھی کسی دھارمک پستک کو بھولے سے بھی اٹھا کر نہیں دیکھا۔ تو پھر اس کو کیا حق ہے۔ کہ وہ گورو گوبند سنگھ جیسے دھرماتما پرش کے جیون چرتر پر قلم اٹھاویں۔ اور پھر خود تراشیدہ دلائل سے ثابت کرنے کی سعی کریں۔ کہ نعوذ باللہ گورو گوبند سنگھ جی کا جنم اسلام کی دشمنی کے لئے تھا۔ اگر لالہ دینا ناتھ جی نے تواریخ خالصہ جی کو دیکھا ہوتا تو غالباً آپ ایسی فاش غلطی نہ کرتے۔ گورو خالصہ تواریخ کے آخری حصہ میں جس جگہ گورو گوبند سنگھ جی کے حالات درج ہیں۔ جب گورو گوبند سنگھ گورو جی کے گھر یلو برہمن نے ان کے خون کا پیاسا ہو کر سرہند کے نواب سے آپ کے جان لینے کی ٹھانی۔ تو معلوم ہے۔ کہ اس آڑے وقت میں گورو گوبند سنگھ جی کی کس نے مدد کی۔ آہ! ان کی مدد کرنے والے وہی مسلمان تھے۔ جن کے حق میں آج لالہ دینا ناتھ برے سے برے الفاظ کہتے ہوئے بھی نہیں جھجکتے۔ جب گورو گوبند سنگھ کے گھریلو برہمن نے آپ کی جان لینے کا قصد کیا۔ تو گورو جی کے استاد قاضی پیر محمد خان جن سے آپ نے فارسی پڑھی تھی۔ قاضی صاحب نے نہایت خندہ پیشانی سے گورو جی کا استقبال کیا۔ اور آپ کو ظالم برہمن کے ظلم سے چھڑانے کے لئے تن من دھن سے زور لگایا۔ قاضی جی نے باوا جی کو نیلا چولا پہنایا۔ اور مسلمانوں کی صورت بنائی اور غنی خان اور دینی خان پٹھانوں نے یہ مشہور کر دیا۔ کہ یہ بزرگ (گورو گوبند سنگھ) ہمارے پیر ہیں۔ لیکن برہمن نے حاکم کے کان بھرنے شروع کئے کہ یہ لوگ دھوکا دے رہے ہیں۔ اس لئے سرہند کے حاکم نے گواہی طلب کی۔ جس پر غنی خان اور قاضی پیر محمد خان نے شہادت دی۔ اس شہادت کے بعد مسلمان افسر نے گورو صاحب کو دعوت دی جس پر آپ نے نہایت خندہ پیشانی سے اس دعوت کو قبول کیا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ کے خیالات مسلمانوں کی طرف سے کیسے تھے۔ اگر ان کی لڑائی تھی۔ تو حاکم سرہند کے ساتھ جن کو مخاطب کر کے وہ اپنے ظفر نامہ میں فرماتے ہیں۔

کہ من کشتہ ام کوہیان بت پرست
کہ آن بت پرستند و من بت شکست
ببین قدرت نیک یزدان پاک
کہ از یک بدہ لک رساند ہلاک
کہ ہمان شکن بے دریغ آمدند
بشمشیر و تیر و تفنگ آمدند

اب یہ گورو گوبند سنگھ کے اشعار صاف ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ میں پہاڑ کے رہنے والے بت پرستوں کے بت توڑ رہا تھا۔ کیونکہ وہ بت پرست ہیں۔ مگر میں بت شکن ہوں اور اللہ تعالے کے فضل سے میرا ایک ایک آدمی لاکھوں مشرکوں پر بھاری تھا۔ مگر ناگہاں عہد شکن پہاڑیوں نے حاکم سرہند فوج کو تیر و تفنگ سے آراستہ کر کے ان کی مدد کو آ پہنچا۔ اور یہی وجہ میری اس کے ساتھ دشمنی کی ہے۔ پھر آیندہ چلکر گورو صاحب اس معاملہ کو اور بھی صاف کرتے ہیں

اورنگ زیب رضی اللہ عنہ کی پارسائی اور گورو گوبند سنگھ جی کی گواہی

اسی ظفر نامہ میں آگے چلکر گورو گوبند سنگھ جی محی الدین اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر بدین الفاظ فرماتے ہیں۔

شہنشاہ اورنگ زیب عالمین کہ دارائے دوراست و دارا زمین
شریعت پرست و فضیلات مآب بلا حقیقت شناس و مطیع کتاب

اب آپ ہندو بھائیو! خود ہی اپنے گریبان میں منہ ڈالکر سوچو۔ کہ گورو گوبند سنگھ جیسا نڈر اور بے خوف جرنیل اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں کیا کہہ رہا ہے۔ ان کی دینداری اور پارسائی پر اپنی گواہی سے کس طرح ان فسادی لوگوں کا جو ایک یا دوسری وجہ سے متحرک ہو کر اورنگ زیب کی شان میں سخت سست الفاظ کہا کرتے ہیں۔ منہ بند کر رہا ہے کیا اس سے بھی بڑھ کر گواہی کی ضرورت ہے۔ اب صاف ظاہر ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ جی اسلام کی نسبت کیسے خیالات رکھتے تھے۔ اگرچہ اس وقت زمانہ کے تغیر و تبدل سے باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے گیان کی روشنی دھندلی پڑ چکی تھی۔ مگر اس کا بیج ناش نہیں ہوا تھا۔ گورو گوبند سنگھ کو اسلام سے محبت تھی کیونکہ وہ اس بات سے بے علم نہ تھے۔ کہ اس مذہب کا بانی باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ اسلامی تعلیم میں گداز ہوا ہوا تھا۔ پھر لڑائی اور نزاع کا کیا ہے۔ کیا دو حقیقی بھائیوں میں لڑائی دنگہ نہیں ہوتا۔ ان کے اعمال ان کے ساتھ اور ہمارے اعمال ہمارے ساتھ۔ ہم ان کی یاد کو تازہ کر کے اپنی کھیتی میں بجائے لہلہانے سبزہ کے کانٹے کیوں بوئیں۔ میں عنقریب گرنتھ کی شرح لکھنے والا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ گرنتھ کی شرح ثابت کرے گی۔ کہ باوا نانک علیہ الرحمۃ کے کل شلوک دراصل قرآن شریف کی مشکل آیات کا ترجمہ ہیں۔

الوکھا ڈھنگ رکھتی ہے۔ کہ مدت کے مجذوموں کو جن کے باپ دادوں کو صحیح و تندرست ان کے زمانہ میں کہہ سکتے تھے۔ روحانی جذام گویا ان کی وراثت میں آچکا تھا۔ اور مرض ستوسے کی طرح ان کو کوئی چندان معیوب اور تکلیف دہ بھی نہ معلوم ہوتا تھا۔ مگر اس حاذق طبیب (امتی دالی فداہ) کی اول دفعہ کی تشخیص نے ایسا تیر بہدف اثر دکھایا۔ اور پرہیز کی وہ راہیں بتائیں۔ کہ ان پر عمل پیرا ہونے والے انسان کو ابد الآباد تک بھی اس مرض کی شکایت نہ ہوئی۔ اور سیاہی جسمانی برنگ ایرص نے اس پر فدا ہو کر اس کے ہاتھ چومے۔ گویا ؎

دوا ہر درد کی اترا قرآن ہے

اے عظیم کتاب تیری کیمیائی طاقت کیا اثر رکھتی ہے۔ کہ جہاں کہیں خام مس یا گلا سڑا لوہا تیرے پاس سے گذر بھی گیا۔ وہ کندن ہوگیا ؎

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
مس خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اسکی کایا

اے میری پیاری کتاب میں تیری عزت تکریم کے اور تیرے مالک ذو الجلال کے سامنے بڑی عاجزی اور کمال انکساری اور آستانہ بوسی اور جبین فرسائی کے بعد عرض کرتا ہوں۔ کہ کہیں ہم عاجزوں کو اس معلی جناب میں خلاف بے ادبی اور عدم تکریم کی شکایت نہ کیجیو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کہیں ادبار کا بادل ہم پر بھی برس جائے۔ اللھم احفظنا من شر انفسنا وانت ارحم الراحمین۔ ہم معزز ناظرین کی خدمت میں بہزار آرزو ملتجی ہیں۔ کہ اگر آپ لوگ اپنی عاقبت کو سنوارنا چاہتے ہو۔ اگر صحابہ کرام کی طرح دین و دنیا میں مظفر و منصور ہونا چاہتے ہو۔ تو اس کا ایک ہی علاج ہے کہ قرآن شریف کی عزت کرو۔

واقعات اور رائین

کیا یسوع مسیح ویدک دھرم کا پرچارک تھا؟

پروفیسر رام دیو جی بی۔ اے۔ ۱۶ ار کاتک کے پرکاش میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح ویدک دھرم کا پرچار بے خوف ہو کر کیا کرتے تھے۔ جس کی شہادت میں وہ یسوع مسیح کا گوشت خوری سے اجتناب اور برہمچرج کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ انجیل سے ثابت ہے کہ یسوع مسیح گوشت کھایا کرتے تھے۔ اور آج کل محققین نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے۔ کہ یسوع مسیح تمام عمر مجرد نہیں رہے بلکہ انھوں نے دیگر نبیوں کی طرح شادی کر کے خدا کی منشاء کو پورا کیا۔ مگر قطع نظر ان واقعات کے اگر ہم پانچ منٹ کے لئے مہاشہ رام دیو بی اے کے ہمخیال بھی ہو جاویں۔ کہ یسوع مسیح برہمچریہ کا پالن کرتے تھے۔ تو پھر اس سے یہ نتیجہ کہاں نکلتا ہے۔ کہ یسوع مسیح ویدک دھرم کا پرچارک ہے۔ دیوسماجی جو ایشور کی ہستی پر ٹھٹھہ اور مخول اڑاتے ہیں۔ وہ بھی برہمچریہ کا پالن کرتے ہوئے گوشت خوری سے اجتناب کرتے ہیں۔ بدھ دیو کے بھکشو جنھوں نے ویدوں کو دور سے ہی سلام کہا وہ بھی مجرد رہتے تھے۔ اور گوشت نہیں کھاتے تھے تو پھر اس سے یہ نتیجہ کیسے نکل سکتا ہے۔ کہ دیو سماج اور بدھ ازم ویدک دھرم کا پرچارک ہے۔

دونوں توحید سے خالی

پھر آگے چلکر مہاشہ رام دیو جی بی اے ایک اور ڈینگ ہانکتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ پارسی بھی آریہ ہیں۔ کیونکہ ان کی ژند اوستھا میں واس دیو کی مہما (حمد) اسی طرح درشن (گائے) کی گئی ہے۔ جس پرکار ہندوؤں میں ہے۔ اگر مہاشہ رام دیو کی بات پر اعتبار کیا جاوے۔ تو گویا پراچین آریہ اور پارسی دونوں کے مذہبی پستک توحید جیسے امولک رتن سے تہیدست ہیں۔ کیونکہ ان میں بجائے اس سرو شکتی مان قادر مطلق کے واس دیو کی حمد و ثنا کے پل باندھے ہوئے ہیں۔

گھڑی کچھ پل کچھ

ابھی تو مہاشہ رام دیو جی انجیل کی تعلیم سے یہ ثابت کر رہے تھے کہ یسوع مسیح ویدک دھرم کا پرچارک تھا۔ مگر اسی مضمون میں آگے چل کر آپ انجیل مقدس کو بدین الفاظ یاد فرماتے ہیں۔ کہ علم کی ترقی سے انجیل کے فسانوں سے اعتقاد ہٹنے شروع ہوئے اب جائے غور ہے کہ اول تو مہاشہ جی اسی مضمون میں انجیل کی رو سے یسوع مسیح کو ویدک دھرم کا پرچارک ظاہر فرما رہے تھے۔ مگر آگے چلکر انجیل مقدس کو فسانوں سے تشبیہہ دے رہے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ویدوں میں بھی فسانے ہی بھرے ہوئے ہیں۔

پھر تو جھگڑا ہی صاف ہے

پھر مہاشہ رام دیو جی اسی مضمون میں آگے چلکر فرماتے ہیں۔ کہ آتما سدا چولا بدلتا رہتا ہے۔ ہندو کیسے کہہ سکتے ہیں۔ کہ آجکل کے مسلمانوں میں سے انھیں کے بزرگ نہیں ہیں۔ کیا بزرگوں کا بدلہ انھیں بزرگوں سے نفرت ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ اگر تمام ہندو مہاشہ رام دیو جی کی بات کو مان لیں۔ جو از روئے تناسخ بالکل صاف اور غلطی سے مبترہ اور منزہ معلوم ہوتی ہے۔ تو کسی ہندو کا کوئی حق نہیں کہ وہ کسی مسلمان کا دل دکھاوے کیوں کہ کون کہہ سکتا ہے کہ ان مسلمانوں کا پچھلے جنم میں ہندوؤں سے کیا سمبندھ (تعلق) ہوگا۔ تو پھر

پڑی ہے - اور اتنی توفیق نہین - کہ اپنا علاج کرا سکے اور کسی کو اتنی ہمدردی نہین کہ اس کی مدد کرے - یہ حالت بڑے بڑے پکے متدین اور پُرجوش اور متمول مسلمانون کو معلوم ہے - مگر ٹس سے مس نہین ہوتے" ہمعصر آست نے جو یہ لکھا ہے - کہ یہ حالت بڑے بڑے متدین اور پُرجوش اور متمول مسلمانون کو معلوم ہے درٗاصل یہ ہمارے معزز ہمعصر کو دہوکا لگا ہے - یہ لوگ تو جھوٹا موٹ قوم قوم پکار کر اور فرضی جوش دکھلا کر اپنا قورما پلاؤ سیدھا کر رہے ہین - کوئی مرے کوئی جیئے انہین اپنے حلوے مانڈے سے غرض - او فرضی قوم کی پکار پکار کر قورما پلاؤ ہڑپ کرنے والو - تمہین کیا معلوم ہے - کہ بعض تمہارے بھائی تمہاری شہرون مین آکر دال روٹی کو بھی ترس رہے ہین او جھوٹی اشاعت اسلام کا دم بھر کر محلون اور بالاخانون مین رہنے والو! تمہین کیا معلوم ہے - کہ بعض تمہارے نووارد بھائی جن کو تم (میٹھا لڈو کا) بنا کر تم قوم کی پاکٹین خالی کر رہے ہو - وہ جھونپڑی کے لئے بھی ترس رہے ہین -

کھانیوالے کھا جائین اور گھر کے گائین گیت

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے - کہ وہ لوگ جو ذرا گیٹ میٹ کرنی جانتے ہون - چار ابرد کا صفایا کیا ہوا ہو - غرضیکہ زمانہ حال کی اصطلاح کے مطابق up to date اپ ٹو ڈیٹ جنٹلمین ہون - اگر ایسا آدمی کہین بھولے سے بھی اسلام کی طرف رغبت ظاہر کر دے - تو ہمارے مہربان فوراً سے پانچ منٹ پہلے نثو دو نثو غرضیکہ جتنا سرا دتنے سرواد کے مطابق پانی کی طرح روپیہ بہا دینگے - خواہ وہ روپیہ بٹور کر اور شراب پی کر جشن ہی کیون نہ اڑاتا پھرے - مگر وہ سادی وضع کا آدمی جو محض اسلام کے لئے مشرف بہ اسلام ہو - اس کے لئے معمولی عارضی طور پر رہائش کا انتظام کرتے ہوئے بھی باتین بنائی جاتی ہین - آہ افسوس!

ایک غلط فہمی کا ازالہ

یکم نومبر ۱۹۱۱ء کے پرچہ مین جو ہم نے چند نومسلمون کی دردناک کہانی بیان کی تھی اس کے لئے بعض مہربانون کے خطوط موصول ہوئے ہین - کہ کیا آپ کی شادی ہوئی ہوئی ہے یا نہین - سو ان مہربانون کی خدمت میں عرض ہے - کہ وہ انسان جو اپنی سُندر اور سکھی سُگھڑ ہوئی بیوی سے منہ پھیر کر اور تمام دنیاوی خواہشات پر لات مار کر مشرف بہ اسلام ہوا ہو - تو پھر یہ معمولی باتین اس پر کیا اثر کر سکتی ہین - وہ میرا مضمون تو عام حالت پر اصول کے ماتحت تھا - بعض ایسے عبرتناک نظارے میرے سامنے آئے - جس کو دیکھ کر میرا دل متاثر ہوا - اور مین نے اس کو آپ لوگون کے نوٹس مین لانا ضروری سمجھا -

بانکے دیال زبان سنبھال

نور کے یکم نومبر کے مضمون کا کسی دوسرے پر اثر ہوا ہو یا نہ - مگر بانکے دیال ایڈیٹر جھنگ سیال کے دل مین ضرور درد پیدا ہوا ہے اور اگر ہم اس وقت برہمچاری ہوتے - تو کچھ تعجب نہ تھا کہ مہاشہ جی ہمین گھرست آشرم مین لانے کے لئے کچھ عملی ہمدردی کا نمونہ پیش کرکے ثواب دارین حاصل کر لیتے - مگر ہمارے نزدیک مہاشہ جی کو اب گھبرانا نہین چاہیئے - بقول ان کے ثواب دارین حاصل کرنیکا ابھی وقت ہے - ترت دان مہاپن -

الحمدللہ

کہ "نور" کی کوشش اکارت نہین گئی گذشتہ سے پیوستہ پرچہ مین جو ہم نے نومسلمون کا حال زار عوام پر آشکارہ کیا تھا - ان کی دردبھری کہانی سن کر بہنون کے دل درد سے بھر آئے اور نور کے دفتر مین کئی خطوط موصول ہوئے ہین - جو ہر طرح سے اس بے یار و مددگار گروہ کی دستگیری کرنے کے لئے تیار ہین - سچ ہے جو بات اخلاص اور دلی تڑپ سے نکلتی ہے - وہ کبھی اکارت نہین جاتی - ہم

ان سچے ہمدردان اسلام کے تہ دل سے ممنون و مشکور ہین - انشاء اللہ تعالےٰ ہم اگلے پرچہ مین نومسلمان کے سدھار کی اصلاحی سکیم آپ لوگون کے سامنے پیش کرینگے - اور ہمین قوی اُمید ہے - کہ آپ لوگ نہایت خندہ پیشانی سے اس سکیم کو خیر مقدم کہینگے

ایک درد مند دل کی آواز

حضرت قبلہ میر ناصر نواب صاحب

جن کے دل مین ضعفا کے لئے ایک خاص درد ہو اس کڑکڑاتے جاڑے کی آمد آمد کو دیکھ کر قادیان کے ان ضعفا کے لئے جن کے تن بدن پر سوائے ایک کفنی کے کچھ نہین - درد پیدا ہوا ہے - اور اس ثواب مین قبلہ میر ناصر نواب صاحب آپ لوگون کو بھی شریک کرنا چاہتے ہین کہ آپ صاحبان حسب توفیق اپنی نیک کام مین حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کرین - مبارک ہین وہ لوگ جو غریبون پر رحم کرتے ہین کیونکہ خود خداوند تعالیٰ بھی . . . . ان لوگون پر اپنی رحمت کی بارش کرتا ہے ز

سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہین

(۱) اس وقت مردم شماری کا کام گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہے اس موقع پر احمدی احباب کو خاص اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے - کہ وہ اپنی قومیت لکھاتے وقت اپنے آپ کو احمدیہ فرقہ مین لکھا دین -

(۲) بعض جگہ سے احباب صدر مقام قادیان سے واعظ یا لکچرار سالانہ جلسون مین بُلا بھیجتے ہین - مگر ساتھ اُن کے اخراجات سفر نہین بھیجے جاتے - جو صدر انجمن احمدیہ کو برداشت کرنے پڑتے ہین - اس قسم کا خرچ مل ملا کر صدر انجمن پر ایک معقول بوجھ پڑ جاتا ہے اس لئے انجمنون کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے - کہ جو احباب جس قدر واعظ یا لکچرار صدر مقام قادیان سے بلا وین ان کا خرچ آمد و رفت کا ادا کرنا چاہیئے اور وہ کوشش کرین

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ اور رشی دیانند

پھر آگے چلکر لالہ دینا ناتھ جی ایک اور بڑہ نکلتے ہین۔ آپ فرماتے ہین۔ کہ ستیارتھ پرکاش مین جو سکھ پنتھ کے بانی باوا نانک کو سوامی نے سخت الفاظ سے یاد کیا ہے۔ میرے خیال مین یہ سوامی جی کے کھنڈن کرنے والی سپرٹ کے عین مطابق تھا۔ کہ وہ گورو نانک دیو کے متعلق بھی اپنا مخالفانہ فیصلہ پیش کرنے سے نہ جھجکتے۔" پھر آگے چل کر لالہ صاحب بدین الفاظ اس اثر کو کم کرنا چاہتے ہین یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی کو اس گہری شردہا کا علم نہ تھا۔ جو پنجاب کے سکھون کے دل مین گورو نانک دیو کے لئے ہے۔ ورنہ وہ آپ کی شخصیت کے متعلق ضرور کوئی اور راہ اختیار کرتے۔"

یہ صریحاً جھوٹ ہے۔ کہ باوا دیانند جی کو گورو نانک دیو کی شخصیت کے متعلق علم نہ تھا۔

بھائی جواہر سنگھ جی جو پہلے آریہ سماج کے سکرٹری تھے۔ مگر آریہ سماج کی چالون اور گھاتون سے استعفا دے کر خالصہ کالج کونسل کے سکرٹری ہوئے آپ کو رشی دیانند کے ساتھ اکٹھا رہنے کا ایک لمبے عرصہ تک اتفاق ہوا ہے۔ بھائی جواہر سنگھ جی علمیت مین پنڈت دیانند سے کسی طرح کم نہ تھے۔ اسلئے پنڈت دیانند جی ہمیشہ بھائی جی کی عزت کیا کرتے تھے اور پنڈت دیانند کو بھائی جواہر سنگھ کے ذریعے یہ بخوبی علم ہو چکا تھا۔ کہ ہندوستان مین گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کیا ہے اور پھر بھائی جواہر سنگھ کے ساتھ رشی جی متعدد دفعہ سکھون کے گورودوارون مین گئے۔ اور وہان جاکر گورو نانک دیو کی نسبت سکھون کے شردہا بھاؤ کو اپنی آنکھون سے دیکھا۔ ان باتون کی موجودگی مین بھی کسی کو انکار کرنے کی گنجائش ہوسکتی ہے کہ پنڈت دیانند کو گورو نانک دیو کی شخصیت کا علم نہ تھا۔ مگر ہم تو یہ سمجھے ہوئے ہین کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی توہین کرنے مین۔ پنڈت دیانند جی مجبور تھے۔ کیونکہ جو برتن مین ہوتا ہے وہی باہر آتا ہے

رشی کا مانسک بل

پرکاش کے اسی پرچہ مین ماسٹر لکھیا رام جی بی۔ اے نے دھیانک گورو کل کانگڑی رشی جی کے مانسک بل شکتی کو بدین الفاظ ظاہر فرماتے ہین کہ وہ اعلےٰ درجہ کے یوگی تھے اور وہ اپنے یوگ بل سے سائنس کے بڑے اعلےٰ اعلےٰ اور دقیق اصول پرگٹ کر گئے۔ جن کو بڑے بڑے سائنس دانون کی بدھی بھی نہ پہنچ سکتی تھی۔ جیسے ہوائی جہاز وغیرہ وغیرہ۔ مگر ماسٹر جی نے یہ تو نہ فرمایا کہ خود سوامی مہاراج نے کس قدر ہوائی جہاز بنائے یا بنانے کی ترکیب کو ظاہر فرمایا۔ خدا جانے ہمارے آریہ دوستون کو زبانی جمع خرچ اور بے سروپا دعوؤن سے کیا وصول ہوتا ہے۔

ہندو کانفرنس اور اس کا پریزیڈنٹ

نور تن گورمکھی امرت سرجو سکھون کا ایک ہونہار پرچہ ہے۔ اپنے یکم نومبر کے ایشو مین ہندو کانفرنس کے پریزیڈنٹ باباگوربخش سنگھ کو بدین الفاظ مخاطب کرتا ہے۔ ہم یہ باور کرنے کے لئے جلدی سے تیار نہ تھے کہ باباصاحب اس قدر جلدی ہندوؤن سے میل ملاپ شروع کر دین گے۔ کیونکہ عام طور پر چھوٹے چھوٹے بچون مین بھی یہ سپرٹ کام کر رہی ہے۔ کہ وہ اس ہمجولی کے ساتھ کبھی بات چیت کرنا پسند نہین کرتے جو اون کے باپ کو گالی نکالے۔ کیونکہ آریون نے ہمارے پرم گورو نانک دیو جی کو ستیارتھ پرکاش مین گالیان دی ہین۔ مگر باباجی نے اس بات کو نظر انداز کر کے نہایت کھلے دل سے اس گروہ کے ساتھ میل ملاپ شروع کر دیا جس نے ہمارے ست گورو کو گالیان نکالین۔ نہ صرف گالیان ہی بلکہ سکھون کے کیس کٹوا کر سربازار نیلام کئے۔

پھر آگے چلکر ایڈیٹر نورتن لکھتا ہے۔ کہ ہم تو سمجھے ہوئے تھے۔ کہ آپ سناتنی ہین۔ مگر آپ کی زیر صدارت جو ریزولیوشن پاس ہوئے ہین۔ وہ کم تھے ہمارے مذکورہ بالا لیکھ پر روشنی ڈالتے ہین۔ کہ آپ کا میلان طبع آریہ سماج کی طرف ہے۔ کیونکہ آپ کی زیر صدارت جو یہ ریزولیوشن پاس ہوئے (۱) بدھوا بیواہ اور (۲) اچھوت ذاتون کو اپنے ساتھ ملانا اس کے ہرتاؤ کرتا تو اریہ دوست ہی مین سناتنی لوگ تو اس کے بالکل روادار نہین۔"

پھر آگے چلکر نورتن کا ایڈیٹر اور بھی کمال کرتا ہے جب کہ وہ خفیہ بھیدون پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ نورتن لکھتا ہے کہ باوا جی نے اپنے بچون کی منگنیان کین۔ جو ایک ہندون کی رسم ہے۔ جسے سکھ لوگ بالکل نہین کرتے۔ پھر آپنے ریتون پر کنجرون کا ناچ کروایا۔ جو سکھ دہرم کے بالکل برخلاف ہے۔ پھر آپنے اپنے لڑکون کو جنیؤ پہنائے۔ جس کو سکھ دہرم اور اس کا بانی برا سمجھتا ہے۔"

کیا اس پر کچھ بھی حاشیہ چڑہانے کی ضرورت ہے اب مارے شرم کے ڈوب مرنا چاہئیے۔ جو باباگوربخش سنگھ بیدی کو سکھون کا پوجنہ گورو ظاہر کر کے خواہ مخواہ سکھون پر مخول اڑا رہے ہین۔

ایک معزز نومسلمہ سخت مصیبت مین

معزز ہمعصر "ملت" لکھتا ہے کہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک نہایت معزز ہندو گھرانے کی ایک نوجوان لڑکی جو اپنے باپ کی اکلوتی بیٹی اور ایک بڑے جاگیردار اور رئیس کی بیوی تھی۔ برضا ورغبت دائرہ اسلام مین داخل ہوئی اور خود صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت مین حاضر ہوکر اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا۔ شروع شروع مین اس معزز نومسلمہ کی مسلمانون نے صرف اس قدر مدد کی کہ اسے مکان مین رہنے کی اجازت دی۔ اب اس لڑکی کی حالت اس قدر قابل رحم ہے کہ دیکھکر سخت عبرت حاصل ہوتی ہے۔ مسلمانون کا سلوک دیکھکر اس کو اس قدر رنج پہونچا ہے۔ کہ اب بچاری ایک مہلک مرض مین مبتلا ہو کر بستر بیماری

کی ضرورت ہے۔ حالانکہ تاریخ صاف بتاتی ہے۔ کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معمولی انسانی دوراندیشی سے کام لیتے۔ تو وہ دیکھ سکتے تھے۔ کہ ان لوگون کی اصلاح کا بیڑا اُٹھانا ایک ناممکن امر کے حصول کے لئے ہاتھ ڈالنا ہے۔ کیونکہ اصلاح کی کوئی صورت بھی ان کے لئے کارگر ثابت نہ ہوئی تھی۔ پس ایسے وقت مین اصلاح کا بیڑا اُٹھانا ایک انسان کا کام نہ تھا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کا خاص ارادہ تھا تا وہ دکھاوے۔ کہ جہان بڑی سے بڑی انسانی طاقتین دولت اور حکومت کے ساتھ ناکام ہوئین وہان اس نے اپنے ایک عاجز بندے جس کا سارا جزیرہ نما دشمن تھا۔ کیسا عظیم الشان کام کر دکھایا یہ بجائے خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ ان باتون کا کہ واقعی عرب کی حالت کسی اصلاح کی امید نہ دلاتی تھی۔ اسلام کے کٹر متعصب دشمن میور نے بھی قبول کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جوانی کے ایام مین جزیرہ نمائے عرب کی حالت کسی تبدیلی یا ترقی کے قبول کرنے کے لائق نہ تھی۔ شاید اس سے پہلے کسی زمانہ مین ان لوگون کی اصلاح سے اس قدر ناامیدی پیدا نہین ہوئی۔ جیسی کہ آپ کے وقت مین۔ بعض وقت جب کہ ایک سبب کو ایک نتیجہ پیدا کرنے کے لئے ناکافی سمجھ لیا جاتا ہے۔ تو اس کے لئے اور وجوہ اکٹھے کئے جاتے ہین۔ مثلاً حضرت محمدؐ کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ ان کا اُٹھنا تھا۔ کہ ساتھ ہی سارا ملک ... ایک نئے اور روحانی ایمان کے ... اُٹھا اور اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ عرب اس وقت ایک بڑی بھاری تبدیلی کے لئے جوش مین تھا اور اس کے قبول کرنے کے لئے بالکل تیار تھا۔ ہمارے نزدیک جب گذشتہ دل کے ساتھ اسلام سے پہلے کی تاریخ و مطالعہ کرتے ہین .... تاریخ اس نتیجہ کو جھٹلاتی ہے۔ پانچ صدیون تک عیسائیون کی لگاتار کوششون اور وعظ کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ چند آدمی بعض اقوام سے اس مذہب مین داخل ہوگئے یہودی مذہب جو اس سے بھی بڑھ کر طاقتور تھا اس نے بھی متفرق زمانون مین تھوڑی تھوڑی کوشش کر کے چند لوگون کو اپنے اندر شامل کیا مگر یہودی مذہب تبلیغ مین بہت سُست ہوگیا تھا۔ اس طرح پر عرب کی مذہبی سطح پر عیسائیت کی کمزور سی کوشش کی کبھی کبھی کوئی چھوٹی سی لہر نمودار ہوتی تھی۔ بعض وقت زیادہ گہری موجون مین یہودیت کا اثر نمودار ہوتا تھا۔ مگر اندرونی بت پرستی اور اسمٰعیلی توہم پرستی کی

جڑین نہایت

جن دوستون کے پاس نور کا

نمونہ پہونچے وہ خریداری یا عدم خریداری سے مطلع فرمادین ورنہ تیسرا پرچہ وی پی ہوگا

منیجر "نور"

ملبند مستحکم

پھر دوسری جگہ وہی

مصنف لکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب کی حالت مذہبی تبدیلی کے قبول کرنے سے ایسی ہی دُور پڑی ہوئی تھی۔ جیسے باہمی اتفاق اور اتحاد پیدا کرنے سے دور تھی۔ عربون کے مذہب کی بنیاد ایسی سخت بت پرستی تھی۔ جس کی جڑین نہایت گہری لگ چکی تھین جب سے کئی صدیون تک مصر اور شام کے عیسائیون کی تمام کوششون کا ایسا مقابلہ کیا تھا کہ گویا ان کا اس پر کچھ اثر ہی نہ تھا۔ پس اس امر سے کسی طرح انکار کی گنجائش نہین۔ بلکہ مخالفین نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے پہلے عرب مین کئی واقعات ایسے پیدا ہوچکے تھے۔ جو اس کی حالت مین کسی تبدیلی کے پیدا ہونے کی امید دلاتے۔ بلکہ برعکس اس کے تمام حالات ایسے تھے۔ جس سے عرب کی اصلاح کا کام دن بدن مشکل سے مشکل ہوتا چلا جاتا تھا۔ اور کوئی انسانی تجویز ان کو راہ راست پر لانے مین کامیاب نہ ہوتی تھی۔

کیا اسلام یہودی اور عیسوّیت تعلیم سے

دزدیدہ انسانی افتراہے

ایسے وقت مین جب کہ عرب کی حالت کا یہ نمونہ ہو رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص ارادہ اور منشا سے اس قوم کی دستگیری فرمائی۔ ایڈیٹر پرکاش کہتا ہے کہ اسلام خاص وحی آلہی کو اپنا بنا قرار دیتا ہے مگر اس کا یہ دعوے سچا نہین اس کے نزدیک جیسا کہ اُس نے اپنے مضمون مین ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام کا منبع یہودیون اور عیسائیون اور دیگر مختلف ادیان کی تحریرین اور تعلیمین ہین۔ نہ کہ وحی آلہی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر کسی آدمی کے لئے یہ ممکن تھا۔ کہ وہ یہودیون اور عیسائیون کی روایتون سے چند باتین نقل کر کے اور عرب کی چند رسومات کو لے کر ملک عرب مین ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیتا۔ انقلاب بھی وہ جس کی نظیر دنیا مین نہین ملتی۔ تو پھر خود یہودی اور عیسائی انہین روایتون کو اپنے ہاتھ مین لے کر اور طرح طرح کے حیلے اور کوششین کر کے کامیاب نہ ہو سکے۔ یہ کیون کر ہوگیا کہ یہودی اور عیسائی اپنی روایتان اور تحریرون کو لیکر صدیون تک برابر چلاتے رہے اور اپنی حکومت کا رعب بھی دکھاتے رہے مگر عرب کی حالت مین ایک سرمُو کے برابر بھی فرق نہ آیا۔ اسی طرح پر ایک یونیٹیرین مذہب بھی تو آخر عرب مین پیدا ہوا تھا۔ جو عرب کی رسوم کو دُور نہین کرنا چاہتا تھا بلکہ صرف بت پرستی کو دُور کر کے توحید کو قائم کرنا چاہتا تھا۔ اُسے بھی اسی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا

خاص نور کے لئے

ضرورتِ اسلام

از روئے مسلمات آریہ سماج

گزشتہ سے پیوستہ

عیسائیون کی کوشش اہل عرب کی اصلاح کے لئے

یہودیت کی ناکامی کے بعد عیسائیت کا دورہ شروع ہوا۔ تیسری صدی عیسائی مین جب اندرونی فسادون کے سبب سے ایک فرقہ کو دوسرے سے اذیت پہونچنے لگی۔ تو بہت سے عیسائیون نے ملک عرب مین آکر پناہ لی اور ممکن ہے اس سے پہلے بھی یہان عیسائی موجود ہون۔ کیونکہ پولوس نے بھی عرب مین آنے کا ذکر کیا ہے۔ مذہب عیسوی شروع سے ہی اپنے پھیلانے کے لئے مضبوط اور باقاعدہ ذرائع اختیار کرتا رہا ہے۔ مگر باوجود تمام کوششون کے عرب مین عیسائیت کو کبھی ترقی نہین ہوئی۔ حالانکہ کئی صوبون مین اس کی حکومت بھی ہوگئی تھی۔ اور اُدھر قسطنطنیہ کے عیسائی قیصر کا دباؤ بھی عرب پر پڑتا تھا۔ اور دوسری طرف نجاشی شاہ حبش کا جودہ بھی عیسائی تھا۔ بلحاظ قرب اور تعلقات تجارتی وغیرہ اسباب کے عرب پر اثر تھا۔ غسان کی سلطنت جو شمال مین واقع تھی۔ اور حیرا کی سلطنت جو شمال مشرق مین واقع تھی۔ یہ بھی دونون عیسائی سلطنتین تھین جنوب مین ایک مدت تک عیسائیت کا تسلط رہا تھا۔ اور اس طرح پر چارون طرف سے عرب پر عیسائیت کا اثر پڑ رہا تھا۔ اور اُدھر وعظ کا سلسلہ بھی باقاعدہ جاری تھا۔ مگر یہ تمام طاقتین اور تمام اسباب ناکام ثابت ہوئے اور عرب کی حالت کو کچھ بھی نہ سنوار سکے پوری پانچ صدیان اسلام سے پہلے عیسائی مذہب کو ملی تھین۔ کہ وہ عرب مین اپنے آپ کو قائم کرے اور عربون کو اخلاقی پستی سے نکال کر اوج ترقی پر لادے۔ مگر ان پانچ صدیون مین بھی عیسائی مذہب کچھ اثر نہ کر سکا۔ کیونکہ عرب کی بُت پرستی اور وحشیانہ حالتین ایسا قوم مین اثر کر چکی تھین۔ کہ کوئی انسانی کوشش ان کے دور کرنے مین کامیاب نہ ہوسکتی تھی۔ چنانچہ ولیم میور لکھتا ہے :۔ کہ

"عیسائی مذہب کے پانچسو برس کے وعظ کے بعد خال خال عیسائی ہمین نظر آتے ہین جیسے نجران مین بنی حارث۔ یمامہ مین بنی حنیفہ۔ اور تیمہ مین بنی طے۔ اور ان کے سوائے اور کوئی نظر نہین آتا۔"

اس طرح پر دنیا کے دو بڑے مذہب عرب کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرکے ناکام ثابت ہو چکے تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے تھوڑا عرصہ پہلے ایک اور فرقہ بھی پیدا ہوگیا تھا۔ جن کو حنیف کہتے ہین۔

مذہب حنیفہ کی کوشش اہل عرب کی اصلاح کیلئے

حنیفہ فرقہ کے لوگ نہ یہودی مذہب کو مانتے تھے اور نہ عیسائی مذہب کو۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل تھے۔ اور بُت پرستی اور دوسری چیزوں کی پرستش کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یہ تیسری کوشش عرب کی حالت کو اصلاح پر لانے کی تھی۔ اور ان لوگون کو باقی رسوم عرب سے چندان تعلق نہ تھا اس مین کسی دوسرے مذہب کو قبول کرنا بھی نہ تھا۔ بلکہ صرف بُت پرستی کو چھوڑ کر ایک ہی خدا کا اقرار کرنا ضروری تھا۔ وہ یہ کہتے تھے۔ کہ ہم اصل ابراہیمی گروہ کے پیرو ہین۔ اس وقت اس بحث کی ضرورت نہین۔ کہ ان لوگون پر یہودی مذہب کا اثر ہوا تھا یا عیسائی مذہب کا۔ ہماری غرض صرف اس قدر ہے۔ کہ یہ ایک تیسری تحریک اصلاح کی خود ملک کے اندر پیدا ہوئی تھی اور یہودیت اور عیسائیت کی طرح بیرونی تحریک نہ تھی۔ اور اس کی غرض یہ بھی نہ تھی۔ کہ ملک کے رواجون اور رسمون کو توڑے بلکہ صرف بُت پرستی کی اصلاح کرنا ان کا مقصود تھا۔ اور توحید کی طرف لوگون کو بلاتے تھے۔ مگر ان کو بھی وہی ناکامی ہوئی جو ان سے پہلے دو بڑے مذہبون کو ہو چکی تھی۔ اور اس لئے آنحضرت صلعم کے ظہور کے وقت عرب اسی پستی کی حالت مین گرے ہوئے تھے۔ جس مین وہ ہمیشہ سے چلے آتے تھے اور کسی تحریک اصلاح سے ان کی حالت مین کوئی بھی تغیر بہتری کی طرف نہ آیا تھا۔

مندرجہ بالا مذاہب کی ناکامی کی وجہ

الغرض اصلاح کی تمام کوششین عرب کی حالت بدلنے مین بالکل ناکام ثابت ہوئین۔ یہودی مذہب کی خالص توحید اور اس کی پابندی شریعت عیسائی مذہب کا مسئلہ کفارہ اور اس کے ساتھ عملی زندگی مین آزادی۔ حنیفون کا ابراہیمی مذہب اور اس کے ساتھ عرب کی پرانی رسوم اور رواج۔ ان مین سے کوئی بات بھی عربوں کے لئے باعث کشش ثابت نہ ہوئی۔ ان سب کوششون کی ناکامی ایک غور کرنے والی طبیعت کو اس نتیجہ پر پہونچاوتی ہے کہ عرب کی اصلاح قریباً ناممکن سی ہوگئی تھی حالانکہ ان کا اپنا مذہب بمقابلہ ان مذہبون کے جن کی طرف سے یہ کوششین کی جاتی تھین۔ نہایت گری ہوئی حالت مین تھا۔ تعجب ہے کہ دیانندی صاحبان اپنے بھائی عیسائیون کی کاسہ لیسی کرکے ہر بات مین تاریخ کے خلاف پہلو اختیار کرتے ہین۔ وہ کہتے ہین۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرب کی اصلاح اس وقت شروع کی۔ جب کہ آپنے دیکھ لیا تھا کہ عرب ایک تبدیلی قبول کرنے کے لئے تیار ہے اور صرف اشارے

کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست نہ ہو۔ اس سے کچھ بحث نہیں کہ کونسی شکایت ہے آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دن بھر میں ایکمرتبہ دست صاف ہو جاتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ہاضمہ کی گولیاں (ڈوڈس ڈنرپلس) کھا لیجئے۔ دوسرے روز صبح کو آپ کو دست صاف ہوگا۔ اور پیشتر کی نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا۔ قبض کیوجہ سے آنتوں فضلے زیادہ عرصہ رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں کہ دنیا کے لطف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے۔ اب آسانی سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ کیوں قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جگر کی شکایت۔ ہیجان صفرا۔ صفراوی بخار۔ یا تپ بدہضمی۔ پٹھوں کی کمزوری۔ جسم کی نقاہت۔ امراض قلب یعنی دل۔ دوران سے چکرانا۔ درد سر۔ نفخ۔ کھٹی ڈکاریں آنا۔ مستورات کی بیماریاں۔ اگر کچھ عرصہ یہی حالت رہی۔ تو خون کثیف ہو جاتا ہے۔ اور صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہے۔ ڈوڈن کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈوڈس ڈنرپلس) نباتات سے بنائی گئی ہیں۔ اور مذکورۃ الصدر مرضوں کو مٹاتی ہیں کیونکہ وہ فاسد مادہ اور زہریلے ابخروں کو نکالتی ہیں۔ جگر کو قوت عطا کرتی ہیں قیمت ۴؍ اور ۸؍ اور ۱۲؍ والی شیشی میں

۱۶۰ گولیاں جو ۱۲؍ والی شیشی سے نکلتی ہیں کل دوا فروشوں سے ملسکتی ہیں۔
۱۲؍ والی شیشی ڈوڈن پی۔ او باکس ۲۰۰ بمبئی سے طلب کرو۔

بچوں کی تندرستی

والدین کے ہمیشہ بچوں سے تعلق خاطر جب ہوتا ہے۔ اگر سست یا پژمردہ اور بھوک تھک گئی ہو اس کو فوراً اسکاٹس املشن دینا چاہیئے۔ اس کے دودھ میں چند قطرے ملا دینے سے بچہ میں بڑا فرق پڑ جائیگا۔ اور وہ خوش وخورم اور بشاش ہو جائیگا۔ جو تندرستی کی یقینی علامت ہے۔

استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے۔ ناقص نہیں چھوڑا جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کمسٹ لنڈن

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت مومن کی سعادت ہے اور رمضان شریف میں خصوصاً ہر مسلمان ضروری سمجھتا ہے۔ کہ قرآن مجید کی تلاوت کرے۔ مگر اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ:-

تلاوت کی اصل غرض عمل ہے

عملی۔ اور اعتقادی۔ قوتوں کا نشوونما اس وقت تک نہیں ہوتا جبتک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل نکرے اور یہ آگاہی

قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے۔

اس ضرورت کو پورا کرنیکے لئے ترجمۃ القرآن شروع کیا گیا ہے اس میں با محاورہ ترجمہ کے علاوہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں اور اس ترجمہ اور نوٹوں کی

خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کی حقانیت و عظمت اور اعجازی قوت کو ظاہر کیا جاوے۔

یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضرورت اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کو مدنظر رکھ کر لکھے گئے ہیں۔ اور

عاشق قرآن کریم حضرت مولانا مولوی حافظ نور الدین خلیفۃ المسیح (مدظلہ العالی)

کے درس سے لئے ہوئے نوٹوں۔ آپ کی تحریروں اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود مغفور کی تحریروں۔ ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات سے جمع کئے گئے ہیں +

ان کو آپنے اب تک نہیں پڑھا تو ضرور پڑھیں۔ کہ اس میں۔ نور۔ ہدایت۔ اور شفا ہے۔ ہدیہ فی پارہ ایک روپیہ۔ سات پارے تیار ہیں۔ ساتوں پارے کے اکٹھے خریدار سے صرف ایام رمضان شریف میں چھ روپے لئے جائیں گے +

دفتر الحکم قادیان سے درخواست کرو +

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت تبدیل نہ کرے

الحکم

جلد ۱۴ سنہ ۱۹۱۰ء

(قادیان دارالامان)

...ہر حال میں پیشگی ... پیشگی

... صہ ... عہ ... ۳ ... ۱۲ر

...ادریانا ہو تو آؤ ... قادیاں ہی

دوا ہی شفا ہی غرض دارالامان ہی

قادیان دارالامان سے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر انگریزی مہینے کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو شایع ہوتا ہے

عمدہ یونانی اور ویدک ادویات

ہندوستانی دواخانہ کی کافی شہرت ہو چکی ہے۔ اور اس نے قلیل عرصہ میں معتدبہ اعتبار اعدوقار حاصل کر لیا ہے نہ صرف عوام بلکہ خواص یہانتک کہ طبیب اسی دواخانہ کی ادویات کو برتتے ہیں

اس دواخانہ کی عظیم کامیابی کا راز محض اخلاص اور صداقت ہے۔

جو ادویات اس کارخانہ میں بنتی ہیں۔ وہ ہماری طب کی بہترین ادویات ہیں صدہا سال سے انکی خوبیوں کا اظہار کا سلسلہ جاری ہے آج بھی ہر ایک آزمایش پر اپنا اصلی اثر دکھاتی ہیں۔ کیونکہ

ہندوستانی دواخانہ میں جو ادویات بنائی جاتی ہیں۔

اصلی اور پورے سے دوا سازی کا اس میں پورا اہتمام ہے۔ اصلی اجزا خواہ قیمتی ہوں۔ خواہ سستے پورے ڈالتے پر بھی قیمتیں وہی لی جاتی ہیں۔ کیونکہ

یہ دواخانہ شخصی اغراض سے علیحدہ ہے اور اسکی آمدنی مدرسہ طبیہ و شفاخانہ دہلی کو دیجاتی ہے۔

اس دواخانہ میں تمام امراض کی ایک سے ایک اعلیٰ اور مفید دوائیں بنتی ہیں۔ جن کی تعداد پانچسو تک پہونچگئی ہے +

اس دواخانہ کے جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس اعظم دہلی سرپرست ہیں +

اور انہوں نے اپنی اور اپنے زندہ جاوید بزرگوں کی بعض خاص خاص مجرب دوائیں لوجہ اللہ اس دواخانہ کو دی ہیں۔

نوٹ جن پر اثر اور مفید تر ادویات کے سبب اس دواخانہ کو شہرت حاصل ہوئی ہے۔ وہ صرف اسی دواخانہ سے ملسکتی ہیں۔ اور کسی جگہ اس دواخانہ کی کوئی شاخ نہیں ہے۔ فہرست ادویات درخواست کرنے پر مفت ملتی ہے۔

خط کا پتہ:۔ بالکل یہی الفاظ لکھئے:۔ مینیجر ہندوستانی شفاخانہ دھلی (تار کا پتہ) میڈیسنز دھلی

انوار احمدی پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و اڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

حبوب اقتدار المعروف بہ آب عمر ورنہ ہوگی

بعد فراغت ایک دو گولیاں کھا لیجئے کہ زندگی دوبھر ہوگی مانند ماہی بےآب تڑپنا ہوگی یہ گولیاں مقوی، دافع سرعت مغلظ منی اور مفرح ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کیا ہی نہیں۔ قیمت ۲۰ گولی عہ۔ نمونہ ۲ر

تیل مالش کنگھی

قوت باہ و طاقت دماغی یکدم بڑھاتا ہے نسیان کو از حد مفید ہے۔ تمام قسم کے دردوں کو اس کا لگانا اور کھانا مفید ہے مجلوقوں کے واسطے طلا کا کام بھی دیتا ہے کھانے اور لگانے دونوں کام آتا ہے قیمت ½ اونس عہ۔ نمونہ ۲ر

طلاء مالوسین

جو آپ اپنے ہاتھوں اپنا ستیاناس کر چکے ہیں وہ مہت باجی کرن اوشدھ کیساتھ ساتھ اس کا بھی استعمال کریں جس سے رگ و پٹھے اصلی حالت پر آ جائینگے قیمت فی شیشی ستے۔ نمونہ ۶ر

طلا مہت

یہ طلا مالوسین سے نرم ہے جو لوگ آبلے پڑنے سے ڈرتے ہیں ان کیواسطے ہے ذرا دیر میں آرام کرتا ہے مگر پھنسی وغیرہ نہیں ہوتی جیسا کہ طلاء مالوسین سے ہوتا ہے قیمت عہ۔ نمونہ ۲ر

گولی پارہ

ابلتے ہوئے دودھ میں گولی ڈالی جاتی ہے اس دودھ کو پینے سے ہر قسم کی طاقت بڑھتی ہے گولی دودھ میں گھلتی نہیں منہ میں بھی رکھتے ہیں، دودھ اس سے اندر جاکر بیٹھتا نہیں اور اپنا پورا فائدہ دیتا ہے قیمت گولی کلاں ایک روپیہ (عہ) گولی خورد (۸ر)

مردوں کے متعلق ادویات

مفصل حالات کیواسطے رسالہ امراض مخصوصہ مرداں منگوا دیں

مہت باجی کرن اوشدھ ۱ے

مقوی ممسک مبہی مفرح ہے منی کی تمام امراض مثل کثرت احتلام جریان سرعت ...... وغیرہ کو نافع ہے۔ کھانسی، نزلہ، زکام، درد کمر، ذیابیطس ہمیشہ کی تکان سستی وغیرہ کو نیز نافع ہے جوانی کی غلط کاریوں یا چھوٹی عمر کی شادی وغیرہ سے جبکہ آدمی تمام طاقت کھو بیٹھتا ہے اس حالت میں جبکہ جوان بوڑھے اور بوڑھے زندہ درگور ہوتے ہیں اس وقت جبکہ آدمی شرمندہ ہونے کی وجہ سے مرنے کو ترجیح دیتا ہے اسکی سچی مونس و غمگسار رہتی ہے بوڑھے کو جوان سست کو چست اور ویران کو آباد بنانا اس کا ہی کام ہے قیمت ڈبیہ ۴۴ گولی للعہ۔ نمونہ ۸ر

مہت باجی کرن اوشدھ ۱۲ے

اس دوائی میں مندرجہ بالا اوصاف بھی کم و بیش ہیں مگر خاص ان آدمیوں کیواسطے تیار کی گئی ہے جو سرعت کے شاکی ہیں ۹۹½ فیصدی اس سے بیمار ہیں بڑے تجربہ کے بعد شائع کی گئی ہے۔ ۹۰ گولی ستے نمونہ ۱۵ گولی عہ

مہت باجی کرن ۱۲ے

مہت باجی کرن سے بھی وہی صفات ہیں جو اس کی ہیں اور ضعف اعصاب، ہاتھ، پیشاب کا بار بار آنا بھی ہو تو یہ دوائی دی جاتی ہے پیشاب کی زیادتی کو بہت جلد بند کر کے قوت مردمی کو بڑھاتا ہے۔ قیمت آدھ پاؤ للعہ۔ نمونہ عہ

حبوب خوش حسن

ہمبستری سے قبل ایک گولی کھانے سے حسب خواہش امساک ہوتا ہے بیرج گاڑھا ہوتا ہے قیمت ۴۰ گولی سے۔ نمونہ ۴ر

جریان کی دوائی

مرض جریان جو گھن کیطرح آدمی کو کھا جاتا ہے جسمیں جوہر جسم پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی ہے اس کیواسطے یہ دوائی نایاب ہے اگر بیماری بہت دیر کی نہ ہو تو ۴ دن میں آرام آجاتا ہے ۴۰ گولی عہ۔ نمونہ ۴ر

کشتہ ترودھاتہ

قلعی سکہ جست یہ کشتہ بیرج کو گاڑھا کر کے قابل اولاد بنانے اور قدرتی امساک پیدا کرنے میں بےنظیر ہے خواہ کیسا ہی جریان ہو اس سے جاتا رہتا ہے۔ قوت بڑھتی ہے۔ معتدل ہے کسی قسم کا نقصان نہیں کرتا ہے سرعت، کثرت، رقت، جریان کو اکسیر ہے قیمت فی تولہ چار روپے (للعہ)

مومیائی اصل ۱۳

اس کی تعریف بیان از خیال ہے دل، دماغ، بدن کو طاقت دور کرنے، خون صالح پیدا کرنے امراض جلدی کو دور کرنے کے لئے مشہور ہے قیمت فی تولہ عہ
کشتہ شنگرف عہ فی ماشہ کشتہ قلعی سے تولہ کشتہ مرجان عہ تولہ
کشتہ چاندی سے کشتہ قلعی درجہ اول عہ تولہ وغیرہ وغیرہ۔

دایہ لائق

یہ دوائی جننے کے وقت دینے سے عورت بچہ بآسانی جنتی ہے خواہ کتنے ہی عورت ہی جاہل ہو جاتا ہے کمزوری کم ہوتی ہے وضع حمل کے بعد ہونیوالی امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ قیمت سالم ستے۔ نمونہ ۸ر

مانع استقاط حمل

حمل کے قرار پانے کے ۲۔۳ ماہ بعد تک یا جس مہینہ میں اسقاط ہوتا ہے اس مہینے تک اس دوائی کو کل کھلا دینا چاہیئے۔ اس کا نام مجارش مونی ہے قیمت ایک پاؤ عہ

دوائی جریان الرحم

عورتوں کو جو سفید پانی جاتا ہے۔ اور انہیں زندہ درگور بنا دیتا ہے اسکو یہ دوائی بہت جلد دور کرتی ہے معمولی حالتوں میں اس کی ۲ خوراک کافی ہے۔ ۴۰ خوراک عہ۔ نمونہ ۰ خوراک ۱۲ر

نعمت عظمےٰ

اسکی ایک گولی حمل کے دوسرے مہینے عورت کو کھلا دینے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں ان کے واسطے نعمت عظمےٰ ہے اگر لڑکی ہو تو قیمت ایمانداری سے واپس۔ قیمت عہ

عورتوں کے متعلق ادویات

محافظ عورت

حیض کا کم آنا، درد سے آنا، بےقاعدہ آنا، زیادہ آنا اور نیز حیض کی دیگر خرابیوں کو ایک ہفتہ کے اندر خدا کے فضل سے دور کر دیگا۔ قیمت دو روپے عہ۔ نمونہ ۴ر

مدر حیض

حیض کا کم ہونا یا بند ہونا اور ان سے جسقدر امراض پیدا ہوتی ہیں سب کیلئے اکسیر ہے عورتوں کیواسطے بڑی بھاری ٹانک دوائی ہے حیض کھلتا ہے صاف ہوتا ہے اور طاقت بہت جسم میں آتی ہے بےوقت تھوڑا تھوڑا اور درد سے آنا سب دور ہوتا ہے قیمت فی شیشی عہ جو حیض کے دنوں میں دیجاتی ہے

گربھ سمبادھنی

حاملہ عورت کی تمام امراض بخار، تپ، کھانسی، بدہضمی جی متلانا، درد وغیرہ کو مفید ہے جہاں حاملہ بیمار ہو اسکو دیں وہ آرام ہو جاوے گا۔ قیمت ۲۲ گولی عہ۔ نمونہ ۲ر

پران سکھ

پستانوں کو ڈھلکنے سے بچاتا ہے اور ڈھلکے ہوؤں کو اصلی حالت پر لاتا ہے اور سخت و کم کرتا ہے جس سے پستان واقعی عورت کے واسطے وبال جان ہوتے ہیں۔ قیمت سالم عہ۔ نمونہ ۴ر

عفت

چند یوم عورت کو کھلانے سے عورت کی خواہش نہایت کم ہو جاتی ہے۔ دو روپے کی کل دوائی کھلانی چاہیے قیمت دو روپے (عہ)

بانجھ پن

۵ ماہ کے اندر اندر کبھی پہلے کبھی دوسرے اور کبھی تیسرے مہینے حمل قرار پاتا ہے بشرطیکہ بچہ دانی میں کوئی خاص نقص نہ ہو حالت لکھیے۔ قیمت عہ

کشتہ پوست بیضہ مرغ

جریان الرحم اور جریان منی کو مفید ہے۔ رطوبت زنان کو خشک کرتا ہے۔ چند روز عورت کو کھلا دیں۔ مانند جوان کے بنا دیتا ہے۔ قیمت تین روپے (ستے)

اٹھرا کی دوائی

جن عورتوں کے ہاں اولاد ہو کر مر جاتی ہے وہ حالت حمل میں ان گولیوں کا استعمال کریں کل ۰ گولیوں کی قیمت (عہ)

ٹھاکر دت شرما وید مالک کارخانہ امرت دھارا و ایڈیٹر اخبار دیش اپکارک چوک متی لاہور

خط و کتابت و تار کا پتہ امرت دھارا لاہور

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں بلکہ پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا باعث روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے روح حیات کی تجارت شروع کی تھی۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے۔ وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری انکم ٹیکس کی آمدنی ۸۸۳ روپے تصدیق کرتے ہیں [illegible] سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی نہایت مفید نہ ہو اس قدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ قسمت میں [illegible] نصیب ہے تو آج تک روح حیات کے مجرب فوائد اور [illegible] نتائج سے محروم رہے ہے۔ سنیے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں اس قدر طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اس کے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب بہادر [illegible] انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ دار وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر [illegible] اعصاب کو چمکا کر خون صالح پیدا کرتی ہے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی آگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا تیز و تندرست بنا دیتی ہے کہ [illegible] ہندوستان و انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور [illegible] ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے [illegible] معزز عہدہ داران سلطنت نے [illegible] استعمال [illegible] دن بدن ترقی کرتی [illegible] روح حیات کی [illegible] وقت انسان کی دوبارہ زندگی [illegible] بچپن کے زمانہ یا جوانی کی [illegible] مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کا حکم رکھتی ہے [illegible] طاقت افزا [illegible] یہ وہ مقوی روح ہے [illegible] قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے پر رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ [illegible] حالت طبعی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی ناز یبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ سیلان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور احتلام وغیرہ کے واسطے روح حیات بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی اور زردی چہرہ کے لئے [illegible] تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دی جائے تو بجا ہے۔ [illegible] بے دلی کو جوانمرد [illegible] روح حیات کا کام ہے۔ [illegible] استعمال سے [illegible] ہوتی ہے۔ روح حیات کی حیرت انگیز شہرت اور کثرت خریداری کو دیکھ کر [illegible] پکارتے ہیں۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (عمہ)

روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی روغن [illegible] موجود ہے جو [illegible] بیرونی استعمال سے مردہ [illegible] کو زندہ کرتا ہے۔ رگوں پٹھوں کی سستی [illegible] دور ہو کر معزول طاقت بحال ہو جاتی ہے [illegible] نامردی کو مرد کامل بنا دیتا ہے۔ اور لطف یہ کہ پھر عمر بھر کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت روغن [illegible] شیشی کلاں چار روپے چار آنہ (للعہ) شیشی خورد دو روپے دو آنہ (عہ۲)

یہ دونوں دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفا خانہ عام لاہور سے طلب کریں۔

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی
فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا چھبیس برسوں سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کر کے تھک گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر آزمائش کیجئے۔ اس دوا میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کے کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے۔ اور اس کی خرابیوں کو مٹاتی ہے اور تلی کو گھلاتی ہے

قیمت فی بڑی شیشی چودہ آنے محصول ڈاک ۲ دو شیشی ۴

قیمت چھوٹی شیشی آٹھ آنے محصول ڈاک ۲ دو شیشی ۶

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایکدم اچھا ہو جاتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ چار آنہ محصول ڈاک ایک سے ۲ تک ۵ بارہ ڈبیہ عہ

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

سچائی کا جھنڈا

اشتہار فروشی گرم بازاری مضمونوں کی طراری مریضوں کی آہ و زاری کی جگل وہ سماں دکھلا رہی ہے کہ الاماں۔ لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی چلتا ہے ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں بھی دھوکا ہے؟ قومی صناعی کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے میں نے اس مرض کے لئے معجون طیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کے لئے انشاء اللہ مفید ہے ہمارا کام یہ نہ تھا کہ لکھ ماسیں کہ جو [illegible] سے طیار ہوتی ہے اول مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے۔

مرنا ہی بجس عہ طلائے طلسمی۔ بیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہمارا اس طلائے طلسمی سے فائدہ اٹھاویں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ سکو پائیں قیمت ۲ ماشہ ۴ سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور قوت بصارت بڑھانے والا قیمت فی تولہ ۸ سنون ونداں دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے [illegible]

المشتہر حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی۔

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا